

پروان چڑھالوں کوئی ارمان نکالوں

پروان چڑھالوں کوئی ارمان نکالوں  
ٹھہرو علی اکبر تمہیں دولہا تو بنالوں

پھل برچھی کا کھائے ہوئے سوتے ہوزیوں پر  
اے لال کلجے کو میں کی طرح سنبھالوں

شاید یوں ہی تھم جائے لہو زخمِ جگر کا  
اٹھو علی اکبر میں کلجے سے لگالوں

اے لال تیرے بیاہ کی زینب کو ہوس تھی  
ان خون بھرے ہاتھوں میں مہندی تو لگالوں

اتنا بھی نہ سوچے کہ کلیجہ ہے یہ ماں کا  
 غربت میں دیا داغ جوانی کا، بلا لوں

ٹھہراؤ جنازہ مجھے حسرت تو نہ رہ جائے  
 ارمان بھرے لال کا ارمان نکالوں

پہنا کے ذرا دیکھ لوں پوشاک سہانی  
 تلبوت پہ پھولوں کا میں سہرا تو چڑھالوں

